رحمت و بخشش کا مہینہ

سنہ ٢ ہجری میں رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے اور بتایا گیا کہ روزہ ایسا فریضہ ہے جس کا ذکر تمام ادیانِ سماوی[1] نے کیا۔ صبح[2] صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک خورد و نوش، وظیفۂ زوجیت اور منکرات سے کنارہ کش رہو تاکہ تم میں یہ صلاحیت پیدا ہو جائے کہ تم معبودانِ باطل کی نفی کر کے فیضانِ الٰہی کے انوار سے اپنی جھولیاں بھر سکو۔ کیوں کہ اس ماہ میں رحمتِ خداوندی کی وسعت کا اندازہ جن و انس تو درکنار، نفوسِ قدسیہ کے فہم و شعور سے بھی بالاتر ہے[3]۔

اس[4] ماہ میں دوزخ کے دروازوں کا بند ہونا، جنت کے دروازوں کا کھلا رہنا اور جملہ شیاطین کا مقید ہونا، نوافل کا ثواب[5] فرائض کے برابر ہونا، کھجور[6]، دودھ، یا پانی سے روزہ افطار کرانے کا ثواب روزہ دار کے برابر ہونا، روزہ[7] دار کے منہ کی خوشبو کا کستوری کی مہک سے بڑھ کر ہونا، متلاشی[8] خیر کے لیے آگے بڑھنے اور متلاشی شر کے لیے شر سے باز رہنے کی ندا کا آنا، اس[9] ماہ کو شہر الصبر قرار دے کر اس کے بدلے جنت کی خوشخبری دینا، قیام[10] رمضان (گیارہ رکعت

---

[1] سورۃ البقرہ، آیت ١٨٣، [2] سورۃ البقرہ، آیت ١٨٧ [3] عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح مطبوعہ کراچی ص ١٧٣ جلد اول۔

[4] عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصوم ص ١٧٣ ج ١۔

[5] عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ، بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح، 〃 〃 [6] ایضاً

[7] عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، متفق علیہ، بحوالہ مشکوٰۃ، ایضاً۔

[8] عن ابی ھریرۃ رواہ الترمذی و ابن ماجۃ، 〃 〃 〃

[9] عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ بیہقی فی شعب الایمان، بحوالہ مذکور۔

[10] عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، متفق علیہ، بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ص ١٧٣ جلد اول۔

مع الوتر) کو مغفرۃ الذنوب قرار دینا، سحری[11] کھانے میں برکت کا نزول ہونا، اس ماہ میں خیر و برکت سے معمور ایک رات[12] کا ہونا اور اس رات کو ایک ہزار ماہ (۸۳ سال ۴ ماہ) سے بہتر بنانا اور اس رات کو پانے والے خوش نصیب کو مغفرتِ تامہ کا حق دار ٹھہرانا، پھر اس ماہ میں قرآنِ مجید کا نازل[13] ہونا، بھی ربِّ قدوس کی وسعتِ رحمت کی نشان دہی کرتا ہے۔

اے لوگو، جنگ[14] و جدال، فحش کلامی، بادہ گوئی، بیہودہ[15] سرائی، غیبت، چغلی، ظلم و زیادتی اور دیگر خلافِ شرع حرکات کے مرتکب ہو کر اپنے روزوں کو ضائع نہ کرو۔ بلکہ ان تمام چیزوں سے بیزار ہو کر یادِ الٰہی میں مشغول رہو، بالخصوص آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھ کر کامل یکسوئی کے ساتھ احکم الحاکمین سے مناجات کر کے تلافیٔ مافات کرو۔ اگر پھر بھی بتقاضائے بشریت کوئی کوتاہی ہو جائے تو ایک صاع[16] گندم یا اس کے مساوی رقم، غربا، مساکین، یتامیٰ کو دے کر "طُهْرَةً لِّلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِينِ"[17] کے فرمان کی بجا آوری کرو اور رمضان المبارک کی مخصوص راتوں میں یہ دعا[18] کرو:

"اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ"

"اے اللہ کریم تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو ہی پسند کرتا ہے۔ مجھے معاف فرما دے!" تاکہ اللہ کریم جملہ صغائر و کبائر سے درگزر فرمائے۔

قارئین سے استدعا ہے کہ وہ اپنی مخصوص دعاؤں میں راقم الحروف کو بھی شامل رکھیں، اللہ کریم ہم سب کو نیکی کی توفیق ارزانی فرمائیں۔ آمین!

---

[11] عن انس رضی اللہ عنہ، متفق علیہ، بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ص۱۷۵ جلد اول۔

[12-13] عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ۔ بیہقی، 〃 〃 〃 ص۱۷۳ 〃 〃 وسورۃ القدر آیت ۳۔

[14] سورۃ القدر، آیت ۱، وسورۃ البقرۃ ۱۸۵

[15] عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ بخاری مسلم، مشکوٰۃ ص۱۷۳ جلد اول

[16] عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، رواہ البخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص۱۷۶ باب تنزیہ الصوم۔

[17] عن ابنِ عمر رضی اللہ عنہ، متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ص۱۶۰ باب صدقۃ الفطر،

[18] عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، رواہ احمد و ابن ماجۃ والترمذی وصححہ، بحوالہ مشکوٰۃ، باب لیلۃ القدر ص۱۸۲۔

کتاب وحکمت،

تحریر: ابوالحسن مولانا محمد ادریس مدرس جامعہ علوم اثریہ
تہذیب و اضافہ: جناب منیر احمد وقار متعلم جامعہ

رمضان المبارک کے احکام وفضائل

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ" (البقرۃ ۱۸۳)

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہم پر سایہ فگن ہے، جس میں مسلمان فیوض و برکات کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر اپنے مالکِ حقیقی کے انعامات حاصل کرتا ہے۔

مبارک اور سعید ہیں وہ لوگ جو روزے رکھنے کی سعادت حاصل کر کے بارگاہِ ایزدی میں سرخرو ہوتے ہیں اور باب الریّان سے جنت میں داخل ہونے والے ہیں۔

روزے کی تعریف

لفظِ "صوم" اور "صیام" دونوں صوم کے مصدر ہیں جس کے معنی کسی چیز سے رک جانے کے ہیں۔ جیسے عربی لوگ کہتے ہیں "صامت الرّیح" (ہوا رک گئی) "صامت الشّمس" (یعنی سورج نصف النہار پہ رک گیا)۔

روزے کے لغوی معنی کو سامنے رکھتے ہوئے صوم کا شرعی و اصطلاحی معنی یہ ہو گا کہ انسان سحری کھا لینے کے بعد غروبِ آفتاب تک نہ صرف کھانے پینے سے رک جائے، بلکہ ان تمام امور سے باز رہے جن سے شریعت نے روزے کی حالت میں منع کیا ہے ــــ مثلاً جھوٹ بولنا غیبت کرنا، بیوی کے قریب جانا، بیہودہ گوئی کرنا وغیر ذالک من نوعہ۔

رمضان المبارک کی فضیلت

یہ مبارک مہینہ اپنے جلو میں برکتیں، رحمتیں، مغفرتیں لیے ہوئے ہے، اور اس مہینہ میں گناہگاروں کو جہنم سے رہائی و آزادی ملتی ہے، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنّۃ وغلّقت ابواب النار و

صفدت الشیاطین" (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ)

"اس مہینہ میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے"

ایک دوسری روایت میں ہے:

"واوّلہ رحمۃ وّاوسطہٗ مغفرۃ وّاٰخرہٗ عتق من النّار"

(مشکوٰۃ المصابیح)

کہ "اس مہینہ کا ابتدائی عشرہ رحمت، درمیانہ عشرہ مغفرت اور آخری عشرہ جہنم سے آزادی کا عشرہ ہے"

اس ماہِ مقدس کی جو خصوصیات اس کی فضیلت کو واضح کرتی ہیں ان کو بھی پیارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے، چنانچہ آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

"اعطیت امّتی خمس خصال فی رمضان لم تعطھنّ امّۃ مّن الامم قبلھا: خلوف فم الصّائم اطیب عند اللہ من ریح المسك وتستغفر لھم الملائکۃ حتّٰی یفطروا ویزین اللہ کلّ یوم جنّۃ"

یعنی "یہ پانچ چیزیں رمضان المبارک میں اللہ رب العزت نے امتِ محمدیہ کے علاوہ کسی امت کو عنایت نہیں فرمائیں:

۱- روزے دار کے منہ سے آنے والی بُو اللہ جل شانہٗ کو کستوری سے زیادہ محبوب ہے۔

۲- روزہ داروں کے لیے ملائکہ مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔

۳- رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں اللہ ربّ العزت روزانہ جنت کو مزیّن فرماتے ہیں۔

۴- شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۵- اللہ تعالیٰ اس مہینہ میں امتِ محمدیہ کے لیے مغفرت کے اسباب کثرت سے فراہم فرماتے ہیں۔

اس مہینہ کی فضیلت آپؐ کے اس ذی شان خطبہ سے بھی واضح ہوتی ہے جو آپؐ نے رمضان المبارک کا خیر مقدم کرتے ہوئے شعبان کے آخری دن میں ارشاد فرمایا——

— فرمانِ نبویؐ ہے کہ :

۱- یہ مہینہ عظمت اور برکت والا مہینہ ہے۔
۲- اس مقدس مہینے کی ایک رات (شب قدر) ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔
۳- اس میں ایک نفل کا ثواب غیر رمضان کے ایک فرض کے برابر ہے۔
۴- اس مہینہ میں ایک فرض ادا کرنے سے غیر رمضان میں ادا کیے گئے ستّر فرضوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔
۵- اس مقدس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔
۶- کسی روزے دار کا روزہ افطار کرانے والے کو روزہ دار جتنا ثواب ملتا ہے۔

روزے کی فرضیت اور فضیلت

روزہ افضل العبادات اور اجل الطّاعات ہے۔ روزے کی فضیلت اور فرضیت کے بارے میں قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہ تواتر سے ثابت ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ" (البقرۃ : ۸۳)

یہ آیتِ مطہرہ روزہ کی فرضیت اور فضیلت پر دال ہے جس میں نصًّا یہ بیان کیا گیا ہے کہ روزہ امتِ مسلمہ پر فرض کیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ جمیع امم پر اس عظیم عبادت کی فرضیت روزہ کی افضلیت پر دال ہے — ذیل میں روزے کے فضائل درج ہیں :

۱- روزہ بندے کی مغفرت کا سبب ہے، جیساکہ نبیٔ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"من صام رمضان ایمانًا وّ احتسابًا غفر لهٗ ما تقدّم من ذنبه"

(متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ)

کہ "جس نے ایمان و احتساب کے ساتھ روزہ رکھا اس کے گزشتہ گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیا جائے گا۔"

۲- دیگر اعمالِ صالحہ کی طرح روزے کے اجر و ثواب کی مقدار محدود اور معین نہیں، بلکہ روزے کا اجر و ثواب بغیر حساب کے ہے۔

جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے :

"کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنة بعشر امثالها الی سبعمائة

ضعف قال اللہ تعالیٰ الّا الصّوم فانّہ لی و انا اجزی بہٖ یدع
شہوتہٗ وطعامہٗ من اجلی " (مسلم)

یعنی حدیثِ قدسی ہیں روزہ جیسی عظیم عبادت کو اللہ رب العزت اپنی طرف منسوب کر رہے ہیں کہ اس کی جزا میں ہوں ـــــ دیگر جمیع اعمال میں سے یہ شرف صرف روزے کو حاصل ہے۔

دیگر اعمالِ صالحہ کے اجر وثواب میں زیادتی اور اضافہ دس سے لیکر ستّر اور سات سو گنا تک ہے، لیکن اللہ جل شانہٗ نے روزہ کی جزا کی اضافت اپنی طرف فرما کر یہ بات واضح فرما دی ہے کہ روزہ کی جزا دیگر تمام اعمالِ صالحہ سے افضل و اعلیٰ ہے۔

۲۔ قیامت کے دن روزہ صائم کے لیے شفاعت بھی کرے گا، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

" الصّیام والقرآن یشفعان للعبد یوم القیامۃ فیقول الصّیام ای ربّ منعتہ الطّعام والشّہوۃ فشفّعنی فیہ ویقول القرآن منعتہ النّوم باللّیل فشفّعنی فیہ قال فیشفّعان " (مسند احمد)

یعنی روزہ اور قرآن اللہ رب العزت کے دربار میں قیامت کے دن سفارش کریں گے کہ اے روزِ جزا کے مالک یہ آدمی ہماری وجہ سے اپنے کھانے پینے سے باز رہا اور رات کو نیند چھوڑ کر قرآن کی تلاوت کی ـــــ پیارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں کی سفارش کو قبول کیا جائے گا۔

تاہم یاد رہے، یہ انعام واکرام اور بدوں حساب اجر وثواب صرف وہی آدمی حاصل کر پائے گا، جس نے روزے کا احترام کیا۔ حدود اللہ کا تحفظ کیا، کمی اور کوتاہی کی صورت میں اللہ رب العزت سے معافی مانگی، دگرنہ اس کے برعکس نبیٔ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

" من لّم یدع قول الزّور والعمل بہٖ فلیس للہ حاجۃ فی ان یّدع طعامہٗ وشرابہٗ " (بخاری)

یعنی جو شخص روزہ رکھ کر بھی حدود کا پاس نہیں رکھتا، جھوٹ کا دامنِ غلیظ

اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتا تو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی اللہ جل شانہ کو کوئی ضرورت نہیں۔

روزہ کے لیے شہرِ رمضان کے انتخاب کی حکمت

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ

(البقرۃ : ۱۸۵)

یہی وہ مبارک اور سعید مہینہ ہے، جس میں کائنات کی ہدایت کے لیے قرآنِ مجید کا نزول ہوا۔ فرمایا کہ یہ ہدایت بھی ہے اور اس میں ہدایت اور فرقان کی بینات بھی ہیں۔ یعنی یہ صراطِ مستقیم کے ساتھ ساتھ عقل کی رہنمائی اور حق و باطل کے درمیان امتیاز کے لیے وہ واضح اور قاطع حجتیں بھی رکھتا ہے جو کبھی ختم نہ ہونے والی ہیں۔

قرآنِ پاک صرف حلال و حرام کے قواعد و ضوابط کا ہی مجموعہ نہیں، بلکہ اس میں رشد و ہدایت اور حکمت کا کبھی نہ ختم ہونے والا ذخیرہ بھی ہے۔ اس وجہ سے یہ رہتی دنیا تک عقلِ انسانی کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

اس عظیم نعمت کی شکرگزاری کا تقاضا یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی ماہِ مقدس کو روزوں کے لیے خاص فرمایا، تاکہ بندے اس میں ضبطِ نفس اور ترکِ خواہشات نیز ترغیباتِ شیطان سے آزاد ہوکر اپنے مالکِ حقیقی کے زیادہ سے زیادہ قریب ہوسکیں اور اپنے قول و فعل، ظاہر و باطن۔ شب و روز سے اس حقیقت کا اظہار و اعلان کر دیں کہ ان کے ہاں اللہ رب العزت اور احکامِ الٰہی سے بڑی کوئی چیز نہیں ہے۔

ذرا غور کرنے سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سے بڑی نعمت عقلِ انسانی ہے، لیکن قرآنِ مجید اس سے بھی بڑی نعمت ہے۔ کیوں کہ عقل کو بھی صحیح رہنمائی قرآن ہی سے حاصل ہوتی ہے —— قرآنِ عظیم نہ ہوتو عقل سائنس کی ساری دوربینیں لگا کر بھی اندھیرے میں ہی بھٹکتی رہے۔

لہٰذا جس ماہِ مقدس میں انسانیت کو یہ نعمت ملی وہ مہینہ مستحق ٹھہرا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے لیے مختص کر لیا جائے، تاکہ اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر و منزلت کا اعتراف

ہمیشہ ہمیشہ ہوتا رہے۔ اس شکر گزاری کے لیے اللہ رب العزت نے روزوں کی عبادت کو مقرر فرمایا جو اس تقوٰی کی ترتیب سے عبارت ہے جس پر شریعتِ محمدیہ کے قیام و بقاء کا انحصار ہے اور جس کے حاملین کے لیے ہی درحقیقت، قرآن ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ بن کر آیا ہے ـــــ جیسا کہ خود اللہ رب العزت نے اس حقیقت کو واشگاف الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:

"لَا رَيْبَ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝" (البقرۃ : ۲)

گویا اس حکمتِ قرآنی کی ترتیب یہ ہوگی کہ قرآنِ حکیم کا حقیقی فیض صرف متقین کو ہے۔ اور تقوٰی کی تربیت کا خاص ذریعہ روزہ ہے۔ اسی وجہ سے اللہ عزّ وجل نے اس ماہ کو روزوں کے لیے خاص فرمایا ہے، جس میں قرآنِ پاک کا نزول ہوا۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجیے کہ قرآنِ مجید اس کائنات کے لیے بہار ہے اور رمضان کا مہینہ موسمِ بہار، اور یہ موسمِ بہار جس فصل کو نشوونما بخشتا ہے، وہ تقوٰی ہے۔

روزے کا حکم

رمضان المبارک کی فرضیت ہجرت کے دوسرے سال ہوئی۔ گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں صرف نو ۹ مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا۔

اہلِ اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ صومِ رمضان اللہ کے فرائض میں سے ایک فرض ہے۔ اور دینِ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک! لہٰذا اس کا منکر کافر اور مرتد ہے ـــــ اس سے توبہ لی جائے گی، یا ارتداداً اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اس کی تغسیل و تکفین نہ ہوگی اور مسلمانوں کی مقابر میں اسے دفن بھی نہیں کیا جائے گا۔

روزے کی حکمتیں

اس بات میں ذرّہ برابر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ اللہ کریم نے انسان کو عبث، نیز لہو و لعب کے لیے پیدا نہیں فرمایا۔ اور نہ ہی کوئی ضابطہ اور شریعت عبث وضع فرمائی، بلکہ ہر مخلوق اور اللہ رب العزت کے تمام قوانین و ضوابط کے کچھ مقاصد ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ" (الذّاریات : ۵۶)

یعنی "میں نے انسان و جنّ کو صرف اور صرف عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"

اسی طرح ہر وہ عبادت جو اللہ تعالیٰ نے انسان پر فرض فرمائی ہے، حکمتِ عالیہ و بالغہ کی حامل ہے۔ اگرچہ عقلِ انسانی تمام حکمتوں کو نہیں سمجھ پاتی۔ اللہ رب العزت نے فرمایا:

"وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا" (بنی اسرآئیل: ۸۵)

"تم تھوڑا علم دیئے گئے ہو"

بہرحال اللہ تعالیٰ نے عبادات کو مشروع فرمایا، معاملات کو منظم فرمایا۔ صرف اور صرف اپنے پیدا کیے ہوئے بندوں کی آزمائش کے لیے کہ کون اللہ کے قوانین کو انشراحِ صدر سے قبول کرتا ہے اور کون ان کا انکار کرتا ہے؟ — روزے کی حکمتیں درج ذیل ہیں:

۱۔ روزہ اللہ تعالیٰ کی عظیم عبادات میں سے ہے۔ انسان اس عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرتا ہے۔ صرف اور صرف اپنے مالک کے لیے اپنی محبوب اور پسندیدہ چیزوں کو ترک کرتا ہے۔

۲۔ روزہ اسبابِ تقویٰ میں سے ایک عظیم سبب ہے۔ کیونکہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید نے اس کا مقصد تقویٰ بیان فرمایا ہے — جیسا کہ اوپر ذکر ہوا!

۳۔ معدے کا سارا دن خالی رہنا آیات میں تفکر و تدبر اور غور و خوض کا سبب بنتا ہے۔ کیوں کہ معدہ پُر ہونے کی صورت میں تفکری صلاحیتیں کمزور پڑ جاتی ہیں، اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کھانا کم کھایا کرو"

جب کہ زیادہ کھانے والے کے بارے میں فرمایا ہے:

"ما ملأ ابن آدم وعاءً شرًّا من بطن" (النسائی)

۴۔ روزہ ضبطِ نفس کی ٹریننگ دیتا ہے۔

۵۔ روزہ تکبر اور فخر جیسی مذموم خصلت کی جڑیں کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔

۶۔ کم کھانے کی صورت میں خون کم ہوتا ہے اور شیطان کی انسان کے جسم کے ساتھ رفاقت بھی کم ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

"انّ الشیطان یجری مع الانسان کمجری الدّم" (او کما قال علیہ السلام)

کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مہینہ کی سعادتیں سمیٹنے کی توفیق عنایت فرمائے — آمین!

رمضان المبارک میں اعتکاف

اعتکاف کا اصطلاحی معنیٰ:

کسی خاص شخص کا مخصوص حالت میں مسجد میں (عبادت کے لیے) ایک جگہ کو لازم پکڑنا اعتکاف کہلاتا ہے۔ (سبل السلام: ۲/۷۳، نیل الاوطار: ۴/۲۷۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ آپؐ کا یہ عمل زندگی کے آخری ایام تک جاری رہا۔ (بخاری)

اعتکاف کا طریقہ اور مقصد

تمام امورِ دنیاوی کو چھوڑ کر عبادتِ الٰہی کی نیت اور رضائے الٰہی کے حصول کے لیے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مسجد کے کسی حصے میں قیام کرنا۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ بیس رمضان المبارک کو مغرب کی نماز پڑھ کر معتکف مسجد میں آجائے اور اکیس رمضان المبارک کو فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جائے اس کے بعد شوال کا چاند دیکھ کر اپنے مقام سے باہر نکلے۔

لیلۃ القدر

رمضان المبارک کے مہینے میں ایک ایسی رات بھی ہے جس کی فضیلت یہ ہے کہ اس رات کی عبادت ہزار مہینوں (۸۳ سال ۴ ماہ) کی عبادت سے بہتر و افضل ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ" (القدر)

اور یہ رات ایسی رات ہے کہ جس میں اللہ رب العزت نے قرآنِ مجید ایسی عظیم نعمت سے انسانیت کو سرفراز فرمایا:

"إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص اس رات ایمان و احتساب سے قیام کرے گا اللہ رب العزت اس کے گزشتہ تمام گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اگر میں اس فضیلت والی رات کو پالوں تو اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا، یوں پڑھیے:

"اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ"

"اللہ تعالیٰ تو درگزر کرنے والا ہے اور اس کو پسند بھی فرماتا ہے، تو مجھ سے درگزر فرما"

صدقہ فطر یا فطرانہ

صدقہ فطر تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ اس میں امیر و غریب، آزاد و غلام، مرد و عورت، چھوٹے بڑے کی کوئی تمیز نہیں، حتیٰ کہ عید کے دن صبح پیدا ہونے والے بچے کا فطرانہ دینا بھی فرض ہے، اس میں روزہ دار ہونا شرط نہیں!

فطرانہ ایک صاع ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی اجناس کے متعلق یہ بیان فرمایا ہے کہ ان سے فطرانہ دیا جا سکتا ہے۔

فطرانہ میں جنسِ اناج اور قیمت دونوں جائز ہیں، اور یہ نمازِ عید سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔

محترم قارئینِ حرمین ——

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

● انتہائی مشکلات کے باوجود ابتداء سے لے کر آج تک "حرمین" آپ کی خدمت میں صرف پچاس روپے سالانہ زرِ تعاون پر ارسال کیا جاتا رہا ہے تاکہ یہ تبلیغی سلسلہ کسی نہ کسی طرح جاری رہے —— لیکن اب جب کہ شدید مہنگائی کی وجہ سے اس کے اخراجات برداشت کرنا ہمارے لیے تقریباً ناممکن ہو گیا ہے، ہم قارئینِ کرام سے زرِ تعاون میں معمولی اضافہ کی اجازت چاہتے ہیں:

آئندہ زرِ سالانہ پچاس روپے کی بجائے ساٹھ روپے ہوگا
جب کہ فی شمارہ قیمت پانچ روپے کی بجائے چھ روپے ہوگی

امید ہے محترم قارئین اس تبلیغی سلسلہ میں ادارہ سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے!

رکعات تراویح کی صحیح تعداد
علمائے احناف کی نظر میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من احبّ سنّتی فقد احبّنی و من احبّنی کان معی فی الجنۃ"۔ (مشکوٰۃ ص ۳۰ بحوالہ ترمذی)

یعنی "جس نے میری سنت سے پیار کیا (عمل کیا) اس نے مجھ سے پیار کیا اور جس نے مجھ سے پیار کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا"۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

"وانّ اقتصادا" فی سبیل وسنّۃ خیر من اجتہاد فی خلاف سبیل وسنّۃ فاحرصوا ان تکون اعمالکم علیٰ منہاج الانبیاء وسنّتہم"۔ (الجامع الفرید' یعنی "مجموعہ رسائل شیخ محمدؒ بن عبدالوہابؒ" ص ۶۷۶)

"بیشک (مومنین کے) راستہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں میانہ روی بہتر ہے' ان کے خلاف میں زیادہ کوشش کرنے سے' لہٰذا حرص کرو کہ تمہارے اعمال انبیاء علیہم السلام کے طریقہ اور سنت کے موافق ہوں"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور رکعاتِ تراویح:

۱۔ **"عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن انّہ' سال عائشۃؓ کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یزید فی رمضان ولا فی غیرہٖ علیٰ احدیٰ عشرۃ رکعۃ"۔** (بخاری ص ۱۵۴)

"حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰنؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک میں نمازِ (تراویح) کے متعلق دریافت کیا تو